يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

سلسلہ سلطان الاسلام بھکر

کا

فتوےٰ

اِحتیاطُ الجُمعہ

از تالیفات

مولانا ابو العابد سید پیر غلام جعفر شاہ بخاری

مصنف کتب سلسلہ سلطانیہ و خطیب و امام جامع مسجد بھکر

حسب الحکم

حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد باقر خانصاحب ساکن ہلوٹ ضلع جہلم

حال ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن ریلوے بھکر

جگدیش پریس خانیوال میں باہتمام حاجی محمد باقر خان مہتمم سلسلہ سلطانی بھکر سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر سراپا اخطا ابو تقی سید غلام جعفر شاہ بخاری الحنفی بخدمت برادران ایمانی ومخلصان ایقانی عرض پرداز ہے کہ اول سے آخر تک ہر آسمانی کتاب اور اسکے مبلغ کا فرض اولین رہا ہے کہ لوگوں کو شک شرک سے نکال کر ایمان ویقین کے درجہ پر فائز المرام کریں۔ اب کتاب رب العزت اور آفتاب رسالت سے دوریوں کی کچھ نہ پوچھو اگر بصد مشکل فریضہ نماز پڑھینگے تو بھی شکوک ومشتبہ کرکے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا

مجوزین احتیاط الظہر بعد ادائی نماز دو رکعت جمعہ کو باجماعت ادا کرکے چار رکعات سنت بعد الجمعہ پڑھکے احتیاط الظہر کی چار رکعات باین نیت واعتقاد پڑھتے ہیں کہ یہ فرض نماز اس ظہر کی ہے جسکا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہیں کیا ہیں اگر نماز جمعہ بوجہ روایات ضعیفہ نہ ہوا تو یہ رکعات اس دن کی ظہر ہونگی اور اگر جمعہ بموجب اقوال قویہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اسکے ذمہ ہوگی تو اس میں وضع ہو جاویگی اور اگر کبھی اسکی ظہر بھی قضا نہیں تو پھر یہ احتیاط نفل ہو جاوینگے اور پھر قضا ظہر والا کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ دو رکعت اول میں سورت پڑھے اور دو آخر میں نہ پڑھے فرضوں کی طرح۔

اور جسکے ذمہ کوئی نماز ظہر باقی نہ ہو تو اس کو چاروں رکعتیں بھرکر مثل نوافل کے پڑھنے کا حکم دیتے ہیں لاحول ولا قوۃ کیا وہم خیالی کا گھر ہے کہ شیخ چلی کی پرانی کہانی دھرا دی۔ اتنا نہ سمجھا کہ ہر نفل اور عبادت محضہ اور طاعت مقصودہ کیلئے نیت شرط ہے اور یہاں فرض واجب سنت نفل اور سفر حضر اور قضا اور ادا میں تمیز ہی نہیں اذا فات الشرط فات المشروط اور اسی طرح یوم الشک کا روزہ بھی ناجائز ہے کہ اس میں نیت کسی طرف نہیں ہوتی اور علی ہذا القیاس زکوٰۃ اور حج اور کلمہ توحید میں ذرہ برابر بھی شبہ کریگا تو منافق کہلائیگا۔ دل میں دعویٰ ایمان کچھ ہے اور زبان پر کچھ الغرض احتیاط ظہر پڑھنے میں طرح طرح کے خدشات اور شبہات اور ترددات ہیں۔ ایک باہوش اور متقی شخص کو کیا پڑی کہ اپنے آپکو اس بلا میں پھنسائے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ یعنی چھوڑ اس کو کہ شک میں ڈالے تجھکو اور میل کر طرف اس چیز کے کہ نہ شک میں ڈالے تجھکو اس واسطے کہ حق باعث اطمینان دل کا ہے اور باطل باعث شک وتردد کا (رواہ احمد والترمذی والنسائی)

برادران اسلام۔ ایمان اور ایقان والوں کے لئے اسی قدر کافی وافی اور شافی ہے بمقابلہ مجادلہ مکابرہ اور

بغیا بینہم اور حسد بُری بلاہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طفیل ہمیں محفوظ رکھے ٥

ہفتاد و دو فرقے حسد کے عدد سے ہیں، اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

خدا نخواستہ اگر ہم کو اجتہادی غلطی لگا ہوا ہو تو اپنی اصلاح فرما کر دوسرے بھائیوں کی رہنمائی کریں اور لومۃ لائم

کی پرواہ ہرگز نہ کریں عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے۔

مؤلف ابو الباقر سید غلام جعفر شاہ بخاری امیر سلسلہ سلطانیہ

مقام اشاعت جامع مسجد بھکر ضلع میانوالی

رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

تیمنًا بذکرہ الاعلیٰ

ما قولکم ایہا العلماء الکرام ابقاکم اللہ الی یوم القیام اندریں صورت کہ عوام کالانعام

ہند سندھ پنجاب کشمیر بلکہ تمام ممالک اسلامی میں بعد ادائے فریضہ نماز جمعۃ المبارک کے جو چار رکعات احتیاط الظہر

کی پڑھتے ہیں شرعاً کیا حکم ہے۔ جائز ہے تو کس غرض اور طریق سے اور ناجائز ہے تو کیوں۔ اور جو علماء

اس سے منع فرماتے ہیں ان کا اصلی مطلب کیا ہے۔ بیّنوا بالکتاب وتوجروا الحساب

الجواب:۔ اس بارہ میں فقہاء احناف مختلف ہیں بعض علماء احتیاط کو بہ نیت آخر ظہر اُدرکت وقتہ

ولم اؤد بعد، واجب لکھتے ہیں اور بعض مستحب و مستحسن کہتے ہیں۔ اکثر فقہاء محققین منع فرماتے ہیں کہ

احتیاط الظہر ادا کرنے میں عوام کا خیال اور وہم عدم فرضیت جمعہ اور فرضیت ظہر کی طرف جاوے گا جیسے فقہ

کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے فلیس الاحتیاط فی فعلہا مع ما لزم من فعلہا

فی زماننا من المفسدۃ العظیمۃ وھو اعتقاد الجہلۃ ان الجمعۃ لیست بفرض لما یشاھدون

من صلاۃ الظہر فیظنون انہا الفرض وان الجمعۃ لیست بفرض فیتکاسلون عن اداء

الجمعۃ فکان الاحتیاط فی ترکہا وعلی تقدیر فعلہا من لا یخاف علیہ مفسدۃ منہا

فالاولی ان تکون فی بیتہ خفیۃ خوفا من مفسدۃ فعلہا انتہی من عینہ بحر الرائق

جلد ثانی صفحہ ۱۵۵ اور اسی طرح مراقی الفلاح[۱] میں ہے۔ ویفعل الاربع مفسدۃ لاعتقاد الجہلۃ عدم فرض الجمعۃ او تعدد المفروض فی وقتہا ولا یفتی بالاربع الا للخواص ویکون فعلہم ایاہا فی منازلہم من عینہ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح باب الجمعۃ صفحہ ۳۰۰ اور اسی طرح در المختار میں ہے۔ وقد افتیت مرارًا بعدم صلوٰۃ الاربع بعدہا بنیۃ اٰخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیت الجمعۃ وہو الاحتیاط فی زماننا الی اٰخر در المختار باب الجمعہ یعنے میں بارہا فتویٰ دے چکا ہوں کہ احتیاط نماز نہ پڑھی جاوے اور ہمارے زمانہ میں یہی نہ پڑھنا ہی احتیاط ہے اور اسی طرح علامہ شامی نے رد المحتار شرح در المختار میں رد و قدح کے بعد اپنا قول فیصل لکھا ہے۔ نعم ان ادّے الی مفسدۃ لا تفعل جہارًا والکلام عند عدمہا ولذا قال المقدسی نحن لا نأمر بذلک امثال ہذہ العوام بل ندل علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم اھ واللہ تعالیٰ اعلم شامی جلد اول باب الجمعہ صفحہ ۵۹۴ ان عبارات سے صراحتًا معلوم اور وضاحتًا مفہوم ہوا کہ جنہوں نے اجازت دی صرف احتیاطًا خروجًا عن الاختلاف اجازت دی ہے نہ اس لحاظ سے کہ نماز جمعہ فرض نہیں یا یہ چار رکعات ظہر فرض ہیں یا ہر روز جمعہ دو نمازیں فرض ہیں کلّا وحاشا۔ نماز جمعہ کے فرض العین ہونے میں اور ۳ ہ کے یقینًا ادا ہو جانے میں ہرگز ہرگز کوئی شک شبہ نہیں مگر بوجہ وقوع خلاف کے تعریفات مصر اور تعدد جمعہ میں اگر احتیاطًا استحبابًا یہ چار

---

[۱] نور الایضاح میں ہے باب الجمعۃ۔ صلاۃ الجمعۃ فرض عین

[۲] فتح القدیر میں دلائل فرضیت جمعہ کو طوالت سے بیان کیا اور کہا کہ ہم نے اس باب میں بکثرت دلائل اس لئے بیان کئے ہیں لما نسمع عن بعض الجہلۃ انہم ینسبون الی مذہب الحنفیۃ عدم افتراضہا کہ ہم نے بعض جہلا کو سنا کہ وہ جمعہ نہ فرض ہونے کو مذہب حنفیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور انکو غلطی لگنے کا اصل سبب اور منشاء قول صاحب قدوری کا ہے کہ جو شخص نماز ظہر پڑھے گا اپنے گھر میں جمعہ کے دن میں بغیر عذر کے یہ مکروہ تحریمہ ہے اور جائز ہو گی نماز اس کی...... حالانکہ ہمارے اصحاب حنفیہ نے تصریح کر دی کہ جمعہ کی نماز ظہر کی نماز سے فرض موکد ترین ہے اور جمعہ کا منکر کافر ہے

[۳] مصباح شرح نور الایضاح کے اس حاشیہ پر مؤلف اصباح لکھتے ہیں اقول فقالکرؒ ذالک من جہلۃ

رکعات بہ نیت ثواب بہیئت نوافل ہر رکعت میں بعد الفاتحہ سورۃ ضم کر کے ادا کی جاویں تو کچھ ہرج نہیں بشرطیکہ خیال ان کی فرضیت کا اور عدم فرضیت یا عدم جواز جمعہ کا دل میں نہ آنے پائے اور اگر ایسا خیال اور تذبذب اور تساہل جہلا اور عوام میں پیدا ہو (جیسے آجکل نماز جمعہ کی پوری پوری اور کما حقہٗ اجتماعی شان اسی غیر احتیاط نماز کی وجہ سے قائم نہیں رہی) تو احتیاط کو نہیں پڑھنا چاہئے اور کہ اسلامی ایمانی اور یقینی احتیاط یہی ہے کہ نہ پڑھی جاوے۔ تاکہ عامۃ المسلمین کے اعتقادات نماز جمعہ کی قرآنی فرضیت سے مذبذب اور منحرف نہ ہوں اور جنہوں نے اجازت بھی دی ایسے صحیح العقیدہ خواص کے لئے اجازت دی جو نماز جمعہ کو باقاعدہ ایماناً و عملاً فرض الٰہی سمجھیں اور وہ بھی فی بیتہ حنفیہ "بحر الرائق" اپنے اپنے گھروں میں چھپ چھپا کر نماز احتیاط پڑھیں تاکہ عوام میں فرضیت نماز جمعہ کے متعلق اشتباہ و شک واقع نہ ہو اور علامہ مقدسی کا فیصلہ نحن لا نامر العوام شامی رد المحتار نے کس شد و مد سے لیا کہ ہم احتیاط پڑھنے کا حکم عوام کو نہیں دے سکتے اور فقہا کا فی زماننا کا لفظ بھی قابل غور ہے۔ کیا آج ہمارا زمانہ ان کے زمانے سے اخلاص و عمل میں بہتر ہے یا بدتر ؎ کجا مہدی کجا دجال ناپاک + چہ نسبت خاک را با عالم پاک

نماز جمعہ قرآن حکیم کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ جل سلطانہٗ نے کیسے زبردست الفاظ میں نماز جمعہ کا حکم جاری فرمایا یا ایہا الذین آمنوا

زماننا ایضاً منشا جہلہم صلاۃ الاربع بعد الجمعۃ بنیۃ الظہر و انما وضعہ بعض المتاخرین عند الشک من صحۃ الجمعۃ بسبب روایۃ عدم تعددھا فی مصر واحد و لیست ھذہ الروایۃ بالمختار ولیس ھذا القول اعنی اختیار صلاۃ الاربع مرویاً عن ابی حنیفۃ و صاحبیہ حتی وقع لی انی افتیت مراراً بعدم صلاتھا خوفاً علی اعتقاد الجہلۃ بانہا الفرض و ان الجمعۃ لیست بفرض بحر بحذف (ترجمہ) میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانہ کے جہلا بھی بہت کہتے ہیں کہ حنفیت میں جمعہ فرض نہیں اور ان کی اس جہالت کی اصل وجہ چار رکعت بعد الجمعہ احتیاط الظہر کا پڑھنا ہے اور اس احتیاط کو بعض متاخرین نے ایک شہر میں دو تین جگہ جمعہ پڑھنے کے ناجواز کی روایت اور وہ بھی

اذا نودی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر
لکم ان کنتم تعلمون (ترجمہ) اے ایمان والو جس وقت کہ اذان دی جاوے واسطے نماز
کے دن جمعہ کے پس دوڑ کرو طرف ذکر اللہ (خطبہ و نماز) کے اور چھوڑ دو خرید و فروخت کو یہی بہتر ہے واسطے
تمہارے اگر ہو تم کہ سمجھ سکتے ہو تم (قرآن کریم پ ۲۸ جمعہ) مسئلہ صاف ہے کہ نماز جمعۃ المبارک مؤکد ترین فریضہ
عبادت ہے اس مبحث میں ایک مستقل سورت جمعہ نازل ہوئی اور آیت کریمہ میں صاف اور قطعی حکم دیا گیا
کہ ہر ایماندار کا ایمانی فرض ہے کہ اذان جمعہ کے وقت تمام کاروبار چھوڑ کر خطبہ اور نماز کی خاطر دوڑ
کر جامع مسجد میں پہنچنے کی کوشش کرے۔ اس کا آہستہ آہستہ چلنا بھی بارگاہ رب العزت جل شانہ میں
منظور نہیں اور حضور محمد مصطفےٰ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ (یا ایھا الذین آمنوا کہلانے والا) جو شخص تین جمعے متواتر
بسبب سستی کے چھوڑ دیگا تو اللہ تعالیٰ شانہ اس کے دل پر لعنت کی مہر مار دیتا ہے اور دوسری حدیث
صحیح میں ہے کہ بغیر ضرورت شرعی کے تین جمعے نہ پڑھنے والا دفتر منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے اور
ایک اور صحیح حدیث میں تارکین جمعہ توبہ زبانی نہیں بلکہ دینار یا نصف دینار بلکہ غربا کے لئے حسب
حیثیت درہم نصف درہم اور دو سیر اناج تک کفارہ اور خیرات دیکر توبہ کرنا آیا ہے اور ایک حدیث شریف
میں حضور سید المرسلین نے صاف اعلان فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ کسی کو اپنا خلیفہ اور قائم مقام امام جمعہ

غیر مختار کی وجہ سے صحت جمعہ میں شک کرکے وضع کیا ہے اور احتیاط نماز کا پڑھنا امام اعظم رح اور اس کے صاحبین
سے روایت نہیں ہوا یہاں تک کہ بہت جگہ اس احتیاط کے عدم جواز کا فتویٰ دینا پڑا اس خطرہ
کہ جہلا احتیاط کو فرض اور جمعہ کو غیر فرض اعتقاد کرینگے ۱۲ من عمدۃ الاصباح شرح نور الایضاح
عربی از مولانا اعزاز علی مدرس دارالعلوم دیوبند مصدقہ مولوی قاری محمد طیب و قاری محمد طاہر و سید
انور شاہ و مولوی عزیز الرحمن مفتی دیوبند مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند صفحہ ۱۲

بنا کر میں خود بنفس نفیس جا کر تارکین جمعہ کے گھروں کو آگ سے جلا دوں (صحیح ابوداؤد صحیح ترمذی امام شافعی صحیح مسلم)

خدا اور رسول کی ایسی زبردست تاکید کا نتیجہ لازمی تھا کہ صحابہ کرام اور اہلبیت عظام نے جمعہ کے دن انتظار نماز میں دوپہر کا کھانا سونا ترک کر دیا تھا کہ مبادا ادائیگی جمعہ میں سستی کا باعث ہو (مشکوٰۃ شریف) اور تمام فقہاء عظام اور علماء اسلام نے اپنی اپنی ہر فقہی تصانیف میں لکھا ہے فَرْضُ عَيْنٍ يَكْفُرُ جَاحِدُهَا لِثُبُوْتِهَا بِالدَّلِيْلِ الْقَطْعِيِّ کہ نماز جمعہ فرض العین ہے اس کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نماز جمعہ دلیل قطعی اور یقینی کے ساتھ ثابت ہے اور حسب قاعدہ کلیہ اصولیہ کے ترک نماز جمعہ کو ہلکا اور معمولی سمجھنا اور اس پر ارمان نہ کھانا اور پشیمان نہ ہونا انکار میں داخل ہے اور صریح کفر ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْهَا

اب جو شخص اللہ اور رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دارو گیر سے ڈرتا ہے وہ کیونکر نماز جمعہ سے قطعی اور یقینی فریضہ کو ایک مشکوک اور چھین چھپائی مصنوعی نماز کی خاطر مشکوک اور شتہ بنائے اور عظیم الشان اسلامی اور ملی اور منظم جماعت کو تذبذب میں ڈال کر ان میں نفاق اور شقاق اور ان کی تخریب کا باعث ہو۔ الغرض شک بڑی بلا ہے شک کی کوئی عبادت جائز نہیں اور نہ اس پر ثواب کی امید۔ حضور شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّمَا کے کلمہ کے ساتھ فرمایا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى یعنی ہر عمل کا ثواب نیت یعنی عزم بالجزم کے ساتھ موقوف اور منحصر ہے اور ہر شخص کو نیت ہی ملیگی (بخاری شریف صحیح) اور مستند اور مفتیٰ بہ رکعات جمعہ حسب ذیل ہیں۔ سنت اول جمعہ ۴ خطبے ۲ فرض ۲ سنت بعد الجمعہ ۴ سنت بعد الجمعہ ۲ نفل ۲ کل چودہ رکعات ہیں اس پر بھی جس قدر نوافل زیادہ پڑھے جاوینگے اتنا ہی عند اللہ ثواب و اجر زیادہ ہوگا۔ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَتَرَكَ التَّعَصُّبَ وَالْهَوٰى کتبہ ابو العابد السید غلام جعفر شاہ بخاری الحنفی خطیب و امام جامع مسجد بھکر۔ ضلع میانوالی

(قطعہ تاریخ از علامہ فاتح بھکر)

بہ تحقیق و تفتیش و سوز و محنت — نوشت ایں رسالہ سر قوم و ملت — با حسن وجوہ احتیاط جمعہ را — عیاں کرد بر دیدۂ پر حقیقت

ہمیں ہست تفسیر ما قل و دل — ہمیں است تشریح فوز الاطاعت — جزاک اللہ اے مفتی صدر بھکر — عفاک اللہ اے رہنمائے طریقت

شنو مصرعہ سال و گو نہ از من — "لوائے عزیمت ز اہل فضیلت"

۱۳۵۶ھ + ۵۸۱

۱۹۳۷ء

سلسلہ سلطانیہ بھکر

سلسلہ سلطانیہ بھکر کی تصنیفات سے — بہرہ ور ہونے کا جذبہ چاہیئے
خدمت اسلام ہے نشر و اشاعت دین کی — یہ میسر ہو تجھے دنیا میں پھر کیا چاہیئے
علم پڑھکر خدمت اسلام پر ہو مستعد — عاقبت کے واسطے کچھ تو سہارا چاہیئے

دین اسلام اور ملت حنیف کا جامع الشریعۃ والطریقۃ سلسلہ اعلیٰ حضرت سلطان العارفین مخدوم پیر سلطان اکبر شاہ صاحب قبلہ بخاری متوفی ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ مدفون بہ روضہ سلطانیہ بھکر انار اللہ برہانہ کے نام نامی و اسم گرامی پر معنون ہے۔ پیری مریدی اور روحانی جسمانی فیض رسانی کے ساتھ ساتھ دینی تصنیفات اور مذہبی تالیفات کا سلسلہ تبلیغ بھی انکے مقاصد علیا میں داخل ہے اور یہاں بتفضل سلطانہ علوم دین کا خزانہ بانٹا جارہا ہے اور بفضلہ حسبۃ للہ الکریم پنجاب کشمیر ہند سندھ بلکہ بیرون ملک سے بھی استفتاؤ استفسارات آمدہ کے جوابات اور نیز اور رسائل فتاوے اخبارات اسلامیہ اور رسائل مذہبیہ میں اور نیز ایام متبرکہ کے احکام الوقتیہ بھی بصورت ٹریکٹ اور رسائل شائع ہوکر مفید خلائق ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ الکریم جو سلسلہ عالیہ کی علمی عملی دینی ملی فیض رسانی پر شاہد عدل ہیں اور نیز سلسلہ سلطانیہ کی صحت مسائل اور پسندیدگی عامہ کی ضمانت کیلئے یہ کافی ہے کہ انجمن نعمانیہ لاہور جیسے متدین اور فقیہہ دار العلوم نے بذریعہ تاج العارفین خلیفہ تاج الدین صاحب جوہر وکیل چشتی سلیمانی موچی دروازہ لاہور کے اپنی طرف سے سلسلہ سلطانیہ بھکر دس بارہ کتب اور رسائل چھپوا کر شائع فرمائے۔ جن پر اخبارات نے تعارفی ریویو لکھیں۔ علماء اور فضلاء نے پسند فرمائیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئیں۔

اور اسی طرح بعض رسائل دوسرے اداروں اور انجمنوں اور اخباروں اور علماء فضلاء اور تاجران کتب نے بھی اپنے اپنے خرچ سے چھپوا کر اشاعت فرمائی اور ابھی کئی تصنیفات قلمی غیر مطبوعہ دفتر میں پڑی ہیں جنکی طباعت کا بوجھ اہل اسلام پر بطور فرض کفایہ باقی ہے اور سلسلہ سلطانیہ آپکے جود و سخا کا منتظر۔ حق تصنیف میں صرف چند نسخے دیتے ہونگے اور علاوہ ازیں اللہ بس باقی ہوس۔ کیونکہ غرض صرف اعلاء کلمۃ اللہ اور اصلاح قوم ہے اور جو صاحب اگر خود نہ چھپوا سکیں تو کم از کم پانچ روپے ارسال فرماویں انکے نام نامی پر حسب ضرورت ایک رسالہ چھپوا کر شائع کردیا جائیگا۔ باقی رہا علاقہ بھکر اول تو یہاں زیادہ جامع مسجد کی تکمیل عیدگاہ کی تکمیل۔ مدرسہ اسلامی کی تکمیل اور پھر روضہ سلطانی کی تکمیل تقاضا ہیں اور بعض دیہاں کے اہل دل اور اہل دل میں تباین ازلی ہے۔ کریماں را بدست اندر درم نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست

فہرست کتب موجودہ مطبوعہ

سلطان التفاسیر یعنی تفسیر سورت الشمس (القوف)	۸/
رسالہ بیعت	۲/
رسالہ حرمت ذبح فوق العقدہ	۳/
رسالہ رفع الدین فی منع رفع الدین	۲/
ذخیرۃ الحسنات رسالہ زکوٰۃ	۴/
رسالہ عقیقہ باکرنیہ	۲/
سلطان الشہادت فی جواز زیارات الشہادت	۱/
سلطان الاکبر فی ذکر ائمہ اثنا عشر	۲/
سلطان المشاعرہ	۱۰/
نماز دستلبتہ	۱/
فتوی کفر بے نماز	۱/
کرامات غوثیہ (بدمعی کابیر)	۱/
میلاد نامہ باکھرت	۲/

قیمت نقد یا ٹکٹ بھیجکر طلب فرماویں۔

مرزائیوں کی کتاب عسل مصفی پر تردیدی نوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

از تصنیف لطیف

مولوی [illegible] صاحب [illegible] امرتسری

سُنّت اللہ کے معنی

سنت اللہ اور آیت اللہ میں فرق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

واضح ہو کہ مرزائی علماء کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کرتا ہے۔ کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ (دیکھو حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفی مطبوعہ ۱۳۳۱ھ مطبع وزیر ہند امرتسر حصہ اول صفحہ ۵۰۵ وصفحہ ۵۰۶) اس مرزائی مصنف نے لکھا ہے۔ کہ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ پارہ ۲۲۔ سورہ الفاطر رکوع ۵۔ یعنی اے رسول تمہیں معلوم ہے سنۃ اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی پس جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ وہی مسیح ؑ کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ جو سنت دیگر انبیاء ورسل وعامۃ الناس کیلئے جاری ساری ہے۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنےٰ رکھے جائیں۔" (عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۸۹)

اقول

الزامی جواب۔ حکیم خدا بخش صاحب مرزائی نے اس کتاب عسل مصفےٰ حصہ اوّل کے صفحہ ۴۹۵ پر اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ:-

"وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام جو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔"

طبع چہارم اگست ۱۹۳۶ء تین ہزار

پس میں پوچھتا ہوں۔ کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ کیا وہی قانون مسیح کی پیدائش کے لئے ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل و عامتہ الناس کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام مستثنےٰ رکھے گئے ہیں؟

تحقیقی جواب

معلوم ہو کہ کسی قاعدہ کو سنت اللہ یا خدا کا قاعدہ قرار دینے کے دو طریقے ہیں۔ ایک نقلی دوسرا عقلی۔ نقلی یہ کہ قرآن شریف یا حدیث صحیح میں اسے سنت اللہ کہا ہو۔ اور عقلی یہ کہ ہم اس کارخانہ قدرت کے انتظام کے سلسلہ پر بنظر کر کے کسی امر کو سنت اللہ قرار دے لیں۔ اسے علم منطق میں استقراء کہتے ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ تام اور ناقص۔ تام اُسے کہتے ہیں۔ کہ تمام ہم قسم جزئیات پر نظر کریں۔ اور ان میں ایک مشترک نظام پائیں۔ اور اسے قاعدہ قرار دیں۔

ناقص یہ ہے۔ کہ چند جزئیات پر نظر کر کے ایک امر کو قاعدہ قرار دیں استقرائے تام جو عقلاً سب جزئیات کا حصر کرے۔ مفید یقین ہوتا ہے۔ اور استقرائے ناقص مفید ظن ہوتا ہے۔ (مستفاد از ملا مبین بحث استقراء صفحہ ۲۴۹ جلد ۲) کیونکہ تمام جزئیات کا حصر نہیں ہؤا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض دیگر جزئیات جو ہمارے علم میں نہیں آئیں۔ اس نظام و قاعدہ کے ماتحت نہ ہو۔ جو ہم نے سمجھ رکھا ہے پس اس قرار داد کو قاعدہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ قاعدہ وہ ہے۔ جو جمیع جزئیات پر منطبق ہو لہٰذا وہ ہمارا سمجھا ہؤا قاعدہ سنت اللہ نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ جس امر کو ہم نے سنت اللہ قرار دیا ہے آیا اسکے متعلق خدا نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے۔ کہ یہ امر خدا کی سنت ہے یا جو قاعدہ ہم نے اپنے استقراء سے بنایا ہے۔ وہ سب جزئیات کو دیکھ بھال کر بنایا ہے۔ اور ہم اس کی مخلوقات کا احاطہ کر چکے ہیں۔ اور اس کی قدرت کے اسرار کو اور اس کے نظام کو کامل طور پر سمجھ چکے ہیں۔

قرآن مجید و حدیث شریف کا واقف اور نظام قدرت پر صحیح نظر رکھنے والا بے شک گردن جھکا دیگا۔ اور اس امر کو تسلیم کریگا۔ کہ اُن قواعد کو جو ہم نے بنائے

ہیں۔ خدا و رسول نے ہرگز سنت اللہ نہیں کہا۔ اور ہمارا استقراء بالکل ناقص ہے۔ کیونکہ مخلوقات الٰہی اور اس کے عجائبات قدرت انسان کے احاطۂ علم سے باہر ہیں۔ ہم کو وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ (سورۃ مدثر پارہ ۲۹) "یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا" اور وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل پارہ ۱۵) "یعنی تم کو صرف تھوڑا سا علم عطا کیا گیا ہے" کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آیت وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (سورۃ الفتح پارہ ۲۶) اور اس کی دیگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے۔ کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب اور خذلان و ناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میری یہ قدیمی روش ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ یہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں۔ طالب مشتاق ان مواضع کو نکال کر ماقبل و مابعد پر نظر کرے۔ تو ساتھ ہی انبیا علیہم السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار اور پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔ پس قاعدۂ نظم و ارتباط قرآن حکیم اس کو مجبور کر دیگا۔ کہ وہ تسلیم کرے۔ کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب و خذلان ہے۔ چنانچہ وہ سب مواضع علی الترتیب مع ان کے ماقبل کے نقل کر کے فیصلہ ناظرین کے فہم رسا پر چھوڑتے ہیں۔ (از کتاب شہادۃ القرآن[1] حصہ اوّل صفحہ ۳۳ و صفحہ ۳۴ و صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ در مطبع روز بازار امرتسر)

پہلا مقام

سورۃ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ کے رکوع ۸ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا۔ (ترجمہ) اور تحقیق نزدیک تھے۔ کہ بچلاویں تجھ کو اس زمین سے تاکہ نکال دیویں تجھ کو اس میں سے اور اس وقت نہ رہیں گے تیرے پیچھے مگر

۱؎ مصنفہ مولوی حاجی حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔

تھوڑے۔ عادت ان کی کہ تحقیق بھیجا۔ ہم نے تجھ سے پیشتر اپنے رسولوں سے اور تو نہ پاوے گا۔ واسطے عادت جاری کے تغیر۔"

اس مقام پر صاف مذکور ہے۔ کہ کفار مکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے۔ اللہ نے آپ کی تسلی فرمائی۔ کہ اگر آپ کو نکالیں گے۔ تو خود بھی نہ رہیں گے۔ کیونکہ انتقام انبیاء از اعداء ہماری سنت قدیمہ ہے۔ اور یہ کبھی محول نہ ہوگی۔ اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں کہا ہے۔ یعنی اَنَّ کُلَّ قَوْمٍ اَخْرَجُوْا نَبِیَّھُمْ سُنَّۃَ اللّٰہِ اَنْ یُّھْلِکَھُمُ اللّٰہُ ۔ یعنی خدا تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کو نکالا۔ ان کے متعلق خدا کی سنت یہی ہے کہ ان کو بس ہلاک ہی کر دیوے (شہادت القرآن حصہ اول ص ۳۶)

دوسرا مقام

سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ کے رکوع ۵ میں ہے:۔ لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِھِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْھَآ اِلَّا قَلِیْلًا مَّلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ (ترجمہ) "البتہ اگر منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ اور شہر میں بری خبریں اڑانے والے باز نہ رہیں گے۔ البتہ پیچھے لگا دینگے ہم تجھ کو ان کے۔ پھر نہ ہمسایہ رہیں گے۔ تیرے بیچ اس کے مگر تھوڑے دنوں لعنت کئے جائیں۔ جہاں پائے جائیں۔ پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں خوب قتل کرنا۔ عادت اللہ کی بیچ ان لوگوں کے کہ گذرے پہلے اس سے۔ اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا۔"

تیسرا مقام

سورۃ فاطر پارہ ۲۲ کے رکوع ۱۷ میں ہے:۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ جَآءَھُمْ نَذِیْرٌ لَّیَکُوْنُنَّ اَھْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ فَلَمَّا جَآءَھُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَھُمْ اِلَّا نُفُوْرَا اِۨسْتِکْبَارًا فِی الْاَرْضِ

وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۔" (ترجمہ) اور اُنہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر کوئی ڈرانے والا ان کے پاس آئے ۔ تو البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک اُمت سے ۔ پس جب آیا ان کے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا ۔ ان کو مگر بیزاری لبسبب تکبر کے زمین میں اور مکر کرتے برائی کے ۔ اور نہیں گھیرتا مگر بُرا ۔ مکر کرنے والوں کو ۔ پس نہیں انتظار کرتے ۔ مگر عادت پہلوں کی ۔ پس ہرگز نہ پائے تو واسطے اللہ کے بدل ڈالنا ۔ اور ہرگز نہ پائے گا ۔ تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا ۔ کیا نہیں سیر کی ۔ اُنہوں نے بیچ زمین کے ۔ پس دیکھ کیونکر ہوا ۔ آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے ۔ اور تھے بہت سخت ان سے قوت میں ۔"

نوٹ :۔ تفسیر ابوالسعود میں ہے ۔ اَیْ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِیْھِمْ بِتَعْذِیْبِ مُکَذِّبِیْھِمْ ۔ یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں خدا کی سنّت ہے ۔ کہ مکذبین کو عذاب کرے ۔ (شہادۃ القرآن حصہ اوّل ص۳۸)

چوتھا مقام

سورۃ المومن پارہ ۲۴ کے رکوع ۱۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔" اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۔ ۔ ۔ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۔" (ترجمہ) کیا پس نہیں سیر کی اُنہوں نے زمین میں پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے ۔ زیادہ تر ان سے اور سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں زمین میں ۔ پس نہ کفایت کیا ۔ ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے ۔ پس

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

جب آئے دن ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے۔ کہ نزدیک ان کے تھی علم سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے استہزاء کرتے۔ پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔ کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے۔ اور منکر ہوئے ہم ساتھ اس چیز کے۔ کہ تھے ہم ساتھ اس کے شریک کرتے۔ پس نہ تھا۔ کہ نفع کرتا ان کو ایمان ان کا۔ جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزر گئی ہے۔ اپنے بندوں کے اور زیاں پایا اس جگہ کافروں نے۔

پانچواں مقام

سورۃ الفتح پارہ ۲۶ کے رکوع ۱۱ میں ہے۔ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا۔ (ترجمہ) اور اگر لڑیں تم سے وہ لوگ کہ کافر ہوئے۔ البتہ پھیر لیتے پیٹھ پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گذری ہے۔ اس سے پہلے اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا۔

آیۃ اللہ

خوب یاد رکھو کہ عادات آلہیہ جو بنی آدم سے تعلق رکھتے ہیں دو طور کے ہیں۔ ایک عادات عامہ جو روپوش اسباب ہو کر مسبّب پر مؤثر ہوتی ہیں۔ دوسری عادات خاصہ جو بتوسط اسباب خاص تعلق رکھتی ہیں۔ جو اس کی رضا اور محبت میں کھوئے جاتے ہیں۔ اور اس درجہ میں جب کوئی انسان پہنچ جاتا ہے۔ تو اس سے خرق عادات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اللہ عزوجل جب کوئی کام بتوسط اسباب خاص پیدا فرماتا ہے۔ تو اس کا نام شریعت آلہیہ میں آیت اللہ ہے۔ جس کو معجزہ اور کرامت وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ سنت اللہ اور آیت اللہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں آیت کا لفظ کسی امر کے متعلق آیا ہے۔ تو اس سے اُمور خارق عادات مراد ہے۔ اس کو سُنت اللہ

کہنا غلط ہے۔ (از کتاب خنفیہ پاکٹ بک حصہ اول ص۹۳ و ص۹۴)

حضرت موسیٰ کے معجزات

سورۃ طٰہٰ پارہ ۱۶ کے رکوع ۱۰ میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا۔ کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں۔ اور اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ کہ اے موسیٰ اس کو پھینک دے۔ پس حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پھینکا۔ پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پکڑ لے۔ اور مت ڈر۔ ابھی ہم اس کو پہلی حالت میں پھیر دینگے۔ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو کی طرف ملا۔ نکل آئے گا سفید۔ بغیر برائی کے نشانی دوسری۔ تاکہ دکھلادیں۔ ہم تجھکو نشانیاں اپنی بڑی میں سے۔"

حضرت مسیح کی پیدائش

سورۃ مریم پارہ ۱۶ کے رکوع ۵ میں ہے:۔

"اور یاد کر کتاب میں حضرت مریم (صدیقہ) کو جس وقت اپنے اہل سے جا پڑی مشرقی جگہ میں۔ پس ان سے پردہ کیا۔ پس ہم نے اپنی روح[۱] (یعنی جبرائیل[۲] فرشتے) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت اختیار کی حضرت مریم کہنے لگی۔ میں رحمٰن کے ساتھ پناہ پکڑتی ہوں۔ تجھ سے اگر تو پرہیزگار بھی ہے جبرائیل فرشتے نے جواب دیا۔ کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ دے جاؤں تجھے (بشارت یعنی خوشخبری) لڑکا پاکیزہ (پیدا ہونے کی) حضرت مریم نے کہا۔ میرے لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ درحالیکہ کسی آدمی نے مجھے نہیں چھوا۔ اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔ جبرائیل نے جواب دیا۔ اس طرح تیرے رب نے فرمایا ہے۔ وہ[۳] میرے پر آسان ہے۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا اور تاکہ ہم اسکو لوگوں کیواسطے نشانی کریں۔ اور اپنی طرف سے مہربانی اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔"

---

[۱] و [۲] سورۃ آل عمران پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں ہے۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔ [۳] دیکھو تفسیر ابن کثیر جلد ۶ ص۱۸۷

حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سورۃ المومنون پارہ ۱۸ کے رکوع ۳ میں ہے :-

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنٰهُمَا إِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ (ترجمہ) اور کیا ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو اور اس کی ماں مریمؑ صدیقہ کو نشانی اور جگہ دی ہم نے ان دونوں کو طرف زمین بلند کے جگہ رہنے کی اور پانی جاری کی۔"

حضرت مسیحؑ کے معجزات

سورۃ آل عمران پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا :-

"یہ کہ تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشان کے ساتھ آیا ہوں۔ یہ کہ میں تمہارے واسطے بناتا ہوں۔ مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں اس میں۔ پس وہ جاتا ہے جانور اللہ کے حکم کے ساتھ۔ اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو اور سفید داغ والے کو۔ اور زندہ کرتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے۔ اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی۔ کہ تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم اپنے گھروں میں تحقیق اس میں البتہ نشانی ہے۔ تمہارے واسطے۔ اگر ہو تم ایمان والے۔"

مائدہ کا نزول

سورۃ المائدہ پارہ ۷ کے رکوع ۵ میں ہے :-

"حضرت مریمؑ صدیقہ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی۔ یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان اُتار۔ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو۔ اور آخر ہمارے کو۔ اور تیری طرف سے نشانی۔ اور رزق دے ہم کو۔ اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تحقیق میں اُتارنے والا ہوں اس کو تم پر۔ پس جو کوئی کفر کرے۔ اس کے بعد تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کروں گا اس کو۔ وہ عذاب کہ نہ عذاب کروں گا۔ وہ کسی کو عالموں میں سے۔"

اصحاب کہف کا کئی سال سونا

سورۃ کہف پارہ ۱۵ کے رکوع ۱۳ میں ہے :-

(۱) أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا

(ترجمہ) کیا گمان کیا ہے آپ نے یہ کہ غار اور اس کھودے ہوئے کے رہنے والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے"

(۲) فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا۔ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

(ترجمہ) پس ہم نے ان کو غار میں سلا دیا کئی برس گنتی کے۔ پھر ہم نے ان کو اٹھایا"

(۳) ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ (ترجمہ) یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے"

(۴) وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (ترجمہ) اور وہ اپنی غار میں رہے تین سو نو برس"

معجزہ شق القمر

سورۃ القمر پارہ ۲۷ کے رکوع ۸ میں ہے:-

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ (ترجمہ) قیامت نزدیک آئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر کوئی نشان دیکھیں۔ تو منہ پھیر لیویں۔ اور کہتے ہیں۔ جادو ہے ہمیشہ کا قوی۔ اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی۔ اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے"

نوٹ

ان سات مختلف واقعات کو آیات اللہ یعنی خدا کی قدرت کے نشانات کہا گیا ہے۔

واقعات نادرہ
خدا کی قدرت کے نشان
اور مرزا غلام احمد رئیس قادیاں

مرزا قادیانی اور اُس کے مرید کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ کا رفع جسمانی سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایک ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں۔ جو قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اور ان کو مرزا غلام احمد اور ان کے مریدوں نے لکھا ہے:۔

حضرت ابراہیمؑ پر آگ سرد ہو گئی

"ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۵۰ مطبوعہ وزیر ہند پریس امرتسر)

حضرت یونسؑ نبی مچھلی کے پیٹ میں

"اب ظاہر ہے کہ یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا۔ تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔ اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں۔ کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا۔ اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔" (مسیح ہندوستان میں ص۱۴ مطبوعہ دسمبر ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان)

نبی نے مُردہ زندہ کیا

"انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا۔ اور کسی نے مردہ کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیاں

سے منزہ ہیں۔ جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۱ء بدر پریس لاہور)

حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ بے باپ

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ اُن کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔" (اخبار الحکم ۲۴ر جون سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱ ڈائری سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۶ و صفحہ ۳۷)

حضرت مسیحؑ نے مہد میں باتیں کیں[1]

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱ مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء ضیاء الاسلام پریس قادیان)

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

"قرآن شریف میں مذکور ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزے کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا۔ کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے۔ کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے۔ جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۴۱/۲۴۲ حصہ ۲ مطبوعہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء انوار احمدیہ پریس قادیان)

بعض نادر الوجود عورتیں!

"بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں۔ بباعث غلبہ رجولیت اس لائق

---

[1] صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ و ۴۸۹ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت آئی ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ تین بچوں کے سوا کسی نے مہد میں کلام نہ کیا۔

ہوتی ہیں۔ کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی و انفعالی رکھتی ہو۔ اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آکر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۷ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور)

بکرے نے دودھ دیا

"کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ منظفر گڈھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا۔ کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا۔ تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر منظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی۔ تو اُنہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھکر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اُس نے دیا۔ اور پھر وہ بکرا بحکم جناب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا۔ اور وہ شعر یہ ہے ؎ (سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹)

منظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

ایک مرد نے دُودھ دیا

"اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے ان میں کہا۔ کہ امیر علی نام ایک سیّد کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹)

اڈی میں سے پاخانہ آنا

"ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قریشی نے اپنی اڈی میں سوراخ ہو کر اور پھر اُس راہ سے مدّت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹ و صفحہ ۴۰)

خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

"یہ تو سچ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہے۔ اس کی صفات بھی غیر متبدل ہیں اس سے کس کو انکار ہے۔ مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہونچ گیا ہے۔ بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں۔ اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔" (چشمہ معرفت ص۹۶)

روٹی درختوں کو لگتی ہے

"جزائر (Valemnic) ویلکینک میں پکی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ برٹش انسائیکلو پیڈیا جزائر پالی نیشیا۔"

(اخبار فاروق قادیان ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۲۴ء ص۸ کالم نمبر ۱)

داڑھی والی عورت

"۹ جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے۔ کہ ایک گھوڑے کے بال ۳ افٹ اور دُم ۔ ۱ فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس ادولس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔" (صداقت مربیہ ص۹۹ مطبوعہ ۱۹۱۵ء ہلالی پریس دہلی)

"ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ ڈورلیسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔" (صداقت مربیہ ص۹۵)

داڑھی والا بچہ

"بحیرہ ۳۰ ر اکتوبر۔ بحیرہ میں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی ہے۔ داڑھی سے اس کی شکل عجیب سی نظر آتی ہے۔ لوگ اس کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔" (الفضل ۶ ر نومبر ۱۹۲۸ء ص۱۲ کالم ۱)

تین ٹانگوں والا بچہ

اخبار "الفضل" قادیان۔ جلد ۱۲۔ نمبر ۱۱۸۔ ۲۵ ر اپریل ۱۹۲۵ء ص۵ کالم ۳:۔

"اخبار سیاست" مؤرخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے
امرتسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جا رہی ہے۔ جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصۂ جسم میں اندری ہے۔ اور نصف حصہ میں عورت کی شرمگاہ ہے۔ یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے۔ باقی ماندہ اعضاء انسانی بدستور حسب معمول ہیں۔"

دانتوں والی مرغی

"نیویارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں۔ اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے۔ جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں۔" (اخبار بدر قادیاں ۲۳ر مئی ۱۹۱۲ء صہ ۶ کالم نمبر ۱)

مرد کے ہاں بچہ ہونا

"چند سال گذرتے ہیں۔ اخبارات نے شائع کیا۔ کہ یورپ میں ایک جوان آدمی کے پیٹ میں رسولی پیدا ہو گئی۔ جب وہ بڑھ کر زیادہ تکلیف دینے لگی۔ تو اس پر اپریشن کیا گیا۔ اس پر اس میں سے ثابت انسانی بچہ نکلا۔ جو اگرچہ زندہ نہ تھا۔ مگر اس کے قریباً تمام اعضا بنے ہوئے اور پورے تھے"! اخبار الفضل ۳۰ر اپریل ۱۹۲۹ء صہ ۲ کالم نمبر ۱)

مرد کے پیٹ میں توام بچے

"بلگریڈ (سربیا) کے شفا خانہ میں ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی غرض سے لے گیا۔ وہ حاملہ تھی۔ جب کاشتکار کی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی۔ تو ڈاکٹر نے دیکھا۔ کہ اس کاشتکار کے شکم میں ایک غیر معمولی دنبل ہے جس کی وجہ سے اس کو بے حد تکلیف ہے۔ اس پر عمل جراحی کیا گیا۔ تو دنبل میں سے دو توام بچے برآمد ہوئے"۔ (فاروق ۷ر اکتوبر ۱۹۲۹ء صہ ۱۲ کالم ۲ و ۳)

---

۵ ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۵ء سے پہلے میں نے خود اسے لاہور کے انارکلی بازار کے قریب دیکھا تھا (حبیب اللہ)

بے دانت بچے

"ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے۔ کہ اُن کی ساری عمر میں نہ تو بال ہی پیدا ہوئے۔ اور نہ ہی اُن کے دانت نکلے۔" (صداقت مرسیہ ص۹۵)

نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

"ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۱۵۔ مطبوعہ اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا۔ اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی۔ اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔" (آریہ دھرم ص۵۶)

عجیب بچہ جو پیدائشی بوڑھا ہے

"لندن کے اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں ایک عجیب و غریب بچہ کے حالات چھپے ہیں۔ یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جونٹ کا ہن سکنہ ۴۸۔ ہائی سٹریٹ ہائی گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک رویا ہی نہیں۔" (اخبار فاروق ۶ و ۱۳ر جنوری ۱۹۲۶ء ص۲ کالم نمبر۲)

۱۶ سیر وزنی بچہ

"دہلی ۹ر ستمبر کل زنانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱۶ سیر وزنی بچہ پیدا ہوا۔ جو عورت کو چار جگہ سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا۔ بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے۔" (الفضل ۱۷ر ستمبر ۱۹۲۸ء ص۱۲ کالم نمبر۱)

دودھ دینے والا مرد

اخبار فاروق جلد ۱۸ نمبر ۱۹۔ ۲۱ر اگست ۱۹۳۳ء ص۶ پر ہے:۔

"اس کے علاوہ میں نے جموں میں ایک آدمی ایسا دیکھا تھا جس کے پستانوں سے عورتوں کی طرح دودھ نکلتا تھا۔ پھر جب ہم قرآن شریف کی

غور کرتے ہیں۔ تو وہاں پر بھی بعض امور نادرہ قسم کے پاتے ہیں۔ مثلاً حضرت یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک زندہ صحیح سالم رہنا۔ اور پھر زندہ ہی نکل آنا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰؑ کا صحیح سالم سمندر سے پار چلے جانا۔ اور فرعون کا اسی راستہ میں غرق ہو جانا۔ اور شق القمر کا ہونا"

جاپانی مُرغی

"اخبار فاروق قادیان جلد ۱۹ نمبر ۴ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۶ کے کالم ۳ میں ہے:-

"ٹوکیو یکم اپریل۔ ناگاساگا کے نزدیک ایک کسان کے پاس ایک مُرغی ہے جو باتیں کرتی ہے۔ مرغی چچا۔ سلام۔ الوداع اور چند دیگر الفاظ جاپانی زبان میں بول سکتی ہے" (ریفارمر)

نتیجہ

غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تامل اور تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں انسانی پیدائش کے ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ کہ ان کو دیکھکر ہم اس کے حضور میں سربسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کسی معین تاریخ پیدائش کو ہم قانونِ قدرت کی محدود تعریف دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ دن رات ہمارے سامنے نئے نئے مشاہدے پیش ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ وہ ذات خود وہم و قیاس سے بالاتر ہے۔ اور اُس کی قدرت بھی انسانی سمجھ کے دائرے اور وہم و قیاس سے بالاتر ہے۔ تو اُس کے قانون پر انسانی علم کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔ (کتاب صداقت مریمیہ صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۲) مرزائی قلم سے

([illegible] برقی پریس امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر طبع ہو کر شائع ہوا)

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ؕ

ما در دو جہان غیر از خدا یار نداریم ؛ تا ہست جہان غیر خدا را بسجدہ نیاریم
انبیائے خدا را ما پیشوا داریم ؛ خاک قدم اولیاء را در چشم گذاریم
(الجرجوی)

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فیض انتساب در مسائل عقائد اہل سنت والجماعت شعبہ تبلیغ پیر شاہی

مسمّٰی بہ

پیغام خدائی - بر خلق سودائی
فیض پیر شاہی - بر مخلوق خدائی

مصنّفہ

احقر العباد محمد اللہ داد مدرس مدرسہ ساداتیہ عربیہ اسلامیہ پیر شاہی - اس کتاب میں اثبات بیعت پیر کامل و رد مدعیان باطل و رد سجدہ لغیر اللہ و مجلس اجنبی عورت سے پرہیز و علامت پیر کامل و ناقص مورخہ ۲۴ محرم الحرام بروز شنبہ سنہ ۵۸ھ

سستی کتابیں ملنے کا پتہ - حافظ عبد السلام عبد الاحد عبد الرشید -
مالکان کتب خانہ اسلامیہ مجتبائی اندرون بوہڑ دروازہ محلہ لوہاراں شہر ملتان پنجاب
(یونین پرنٹنگ پریس ملتان)

کاتب حمید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین و نحن علی ذالک من الشاہدین والشاکرین والحمد للہ رب العٰلمین۔ اما بعد۔ اے بزرگان دین و عزیزان ملت عرض گذارش یہ ہے کہ یہ آجکل جو اس زمانے کے نمودار ہیں جسکے متعلق سرکار مدینہ فداہ ابی و امی نے ارشاد فرمایا ہے جو ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا جو اکثر لوگ جاہلوں کو پیشوا و فہمیدہ و بزرگ و کارساز بنائینگے جو وہ خود بخود شریعت سے ناواقف ہوں گے محض دنیا حاصل کرنے کیلئے اپنے آپکو بڑا بزرگ و معتبر پیشوا سمجھتے ہونگے اور۔ ایسے قول و فعل جو شرعاً بالکل منع و بدعت و حرام ہیں ان فعل قول کو سنتِ نبی ٹھہرائینگے بلکہ واجب و فرض تک کہیں گے۔ آپ گمراہ بد اعتقاد و بیدین ہونگے۔ لوگوں کیلئے پیشوا و ہادی مرشد پیر ہونگے جیسا کہ ان کے متعلق سرور کائنات سرکار مدینہ فرماتے ہیں۔ دعاۃ علیٰ ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا۔ یعنی بلاتے دوزخ کے دروازوں کیطرف جس شخص نے ان کی دعوت قبول کی ہے وہ جاہل بیدین علم شریعت سے کورا محض مخالف شرع متین اسکو دوزخ میں ڈالیں گے فی الحقیقت وہ دوزخ کے دلال ہیں۔ لوگ نہیں سمجھتے ہیں۔ اے بھائیو ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔ پھر آنحضرت فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنے آپکو یہ گمان کریگا کہ بڑا بزرگ اور خدا تعالیٰ کا دوست ہوں اور نبی کا پیارا اور آل ہوں فی الحقیقت وہ بزرگ و دوست خدا نہیں اور میرا پیارا اور آل بھی نہیں۔ قولہ علیہ السلام رجل یزعم انہ منی ولیس منی انما اولیائی المتقون۔ یعنی ایک شخص اپنے آپکو گمان کرتا ہے کہ میں آل نبی ہوں۔ وہ مجھ سے نہیں ہے سوا اس کے نہیں میرا آل و دوست مگر وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار اور شریعت پر چلنے والے ہوں گے اور شریعت کے مخالف علی الاعلان و مخفی کوئی کلمہ گوئی نہ کریں گے جو فعل قول شریعت کی

مخالف ہو اس سے ہمیشہ بچتے رہینگے اور جو کفر یہ فعل قول کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے ہرگز نہیں بلکہ بندہ ان کا
غلام اور خاک قدم ہے ۔ بیت ۔ آرزو دارم کہ خاک آن قدم ۔ توتیائے چشم سازم دم بدم
بندہ نے پیر کامل صاحب معرفت کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی ہے اور ایسا ویسا نہیں تھا جو
شرع کو پشت کرنیوالا جیسا کہ ہر دار علی فقیر ڈوگی مشہور ہے چونکہ بندہ پر اللہ تعالی کا بہت فضل
و کرم اور احسان ہے بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو جانتا ہے قولہ علیہ السلام لا دین لمن
لا شیخ لہ یعنی جس شخص کا شیخ کامل نہ ہو اسکے دین کا کوئی اعتبار نہیں غرض یہ ہے کہ پیر کامل
کی بیعت ہونا سنت مانند فرض کے ہے نہ فرض چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے ۔ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
جَعَلْنَا الشَّیْخَ الْکَامِلَ نَفْعَ الْاِنْسَانِ کَمَا جَعَلْنَا النَّبِیَّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَجَعَلْنَا الشَّیْخَ
النَّاقِصَ خَاسِرَ الْاِنْسَانِ کَمَا جَعَلْنَا رَجِیْمَ الشَّیْطَانَ اَوْ کَمَا قَالَ ۔ یعنی فرمایا ہے اللہ جل جلالہ
نے کہ کہا ہے ہم نے پیر کامل کو نفع پہنچانیوالا آدمیونکا جیسا کہ کیا ہم نے نبی علیہ السلام کو اور بنایا
ہے ہم نے پیر ناقص کو خراب کرنیوالا بندونکا جیسا کہ کیا ہم نے شیطان مردود کو ۔ معلوم ہوا کہ پیر کامل خاص پیغمبر
کے نائب ہیں ان کا انکار پیغمبر سے بیزار ہونا ہے مَعَاذَ اللہ ہاں وہ بھی ناقص ہے پیر جو جاہل بے
دین ہے ارشاد و تلقین جو علم ظاہر باطل سے بے بہرہ گمراہ و بدخواہ اور ہر کار شریعت سے انکار
اور بدعت و حرمت اور کفر میں ہوشیار پھر اپنے فریبی مکار بدکردار کی صحبت و بیعت سے رسول مقبول
علیہ التحیۃ والسلام نے منع فرمایا ہے ۔ چنانچہ حدیث مَنْ یَّتَّبِعُ الَّذِیْ لَمْ یَعْلَمْ مِنْ عِلْمِ النَّبِیِّ فَاِنَّمَا
یَتَّبِعُ الشَّیْطَانَ فَمَاوٰہُ فِی النَّارِ یعنی جو کوئی متابعت کرے اس کی جو نہیں جانتا علم
نبی علیہ السلام کا پس تحقیق اس نے متابعت کی شیطان کی جو تابعدار شیطان کا ہوا پھر گھر اس
کا دوزخ ہے ۔ غرضیکہ جاہل پیر کی صحبت سے بچنا چاہیئے تاکہ کفر تک وہ کار سر انجام
نکرے ۔ ورنہ فقراء کی محبت سے بہت فیض ہے قولہ علیہ السلام حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ

الجنۃ۔ یعنی فقراء کی صحبت کلید جنت ہے مقصود یہ ہے کہ فقراء صوفیا اور اولیاء کرام کی صحبت بہشت کی کنجی ہے مگر ایسا بد اخلاق نہ ہو جیسا کہ آج کل مشہور معروف مخالف شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ڈھیڑ ودی یار ہے۔ چند شیریں زبانی گفتار و کردار و تنظل زبانی کفریہ کی نشانی بطور نمونہ خروار عزیزوں اور بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں پھر انصاف آپ لوگوں کو کرنا پڑیگا جو کیا شیریں زبانی اسنے کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں اپنی کتاب تحفہ عرفانی میں بیت۔ کامل اکمل مرشد تائیما جو نہیں سجدہ کرے۔ وہ فرزند لعین ہو کافر ہو کے مرا کہتا ہو دوستو غور سے سنو یہ سب لوگ گذر چکے ہیں مثلاً بزرگان دین اماماں شرع متین علماء العظام اور صحابہ کرام امام حسن حسین و حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی و حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت قطب علیشاہ صاحب ان سب بزرگوں نے کسی کے آگے سجدہ نہیں کیا انہوں نے محض اپنے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا نہ کسی ولی کو اور نہ کسی اور کو سجدہ کیا نہ انہوں نے جائز رکھا پھر غور کرو کیا وہ سب کافر لعین ہیں سنو یارو جو مسلمانوں کو کافر لعین کہنے والا وہ خود کافر لعین ہے پہلے اپنے ایمان بچاؤ اسے ڈھیڑ ودیو باز آؤ سچے مسلمان بنو شریعت محمدی کو پس پشت نہ ڈالدو۔ ہاں اگر کوئی طالب سالک راہ خدا کمال انسانی یعنی درجہ احسانی حاصل کرنا چاہیے اس کی چار منزلیں ہیں اول شریعت دوسری طریقت تیسری حقیقت چوتھی معرفت جب پہلی منزل جو سب سے اول و اولیٰ ہے جب تبھی اندراج معلم راہ بر ہے۔ جیسے استاذ کہتے ہیں پس اگر علم ظاہری میں جبتک کوئی معلم قابل تعلیم ہاتھ نہ لگے اور اسکے سامنے متعلم باادب بیٹھکر وابستگی اور دل لگی نکرے تو وہ جاہل ناکامیاب رہتا ہے اسیطرح پر ہر منزل میں معلم کی ضرورت ہوگی مگر بشرطیکہ منزل پہلی کو محفوظ اور ملحوظ رکھے جیسا کہ خود صاحب منزل لولا ہوا ہے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتا ہے بیت خلاف پیغمبر کسی راہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید جو خلاف شرع ذرا بھر کریگا وہ ہرگز منزل مقصود کو نہ پہنچیگا۔ اگر کوئی ناقص العقل یہ اعتراض کرے کہ حضرت منصور نے مخالفت شرع کلمہ گوئی کی ہے فقیر بھی رہا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت منصور نے خود بخود قرار

اور اپنی غلطی کو مان لیا اور شریعت پر سر رکھ کر دار پر سوار ہوئے شریعت مصطفوی سے مستفیض ہوئے یہی ایک نشانی کامل
کی ہے کہ شریعت کو پشت نہ کرے نہ کہ خلاف شرع ہو کر اسکو شریعت میں شمار کرے اور پھر فقیری کا دعویٰ
کر بیٹھے اگرچہ کام کفر تک پہنچ گیا ہو فقیری بجائے خود۔ تو پہلے مسلمانوں کے طریقہ سیکھ تنبیہ برائے ہر
جھوٹے دعویٰ کرنیوالوں کو از طرف حضرت ابو علی قلندر صاحب شریعت طریقت حقیقت و فقیر صاحب منزل۔

بیت۔ زہد و تقویٰ این کہ بہر خلق۔ صوفی باشی پوشی کہنہ دلق ۔ شانہ و مسواک و تسبیح ریا۔ جبہ و دستار و طلب
صفا۔ پیش و پس گردد مرید ناخلاف۔ چون خر اندر پئے آب و علف۔ چون ببینی چند کس بیہودہ گرد۔
خویش را گوئی منم مرد ہمرد۔ دام اندازی برائے مردمان۔ خویش را گوئی منم شیخ زمان۔ مکر و تلبیس و ریاکار بود
ہر نفس شیطان ترا یار بود۔ چون شوی استادہ از بہر نماز۔ دل بود در گاؤ خر آحیلہ ساز۔ آن نماز تو شود
آخر تباہ۔ فکر باطلہا کند رویت سیاہ۔ چون در آیاتند آمد آخر قصور۔ ہاں چرا خوانی نماز بے قصور۔ بر مصلہ چون نشینی
قبلہ رو۔ چشم پوشی دل بود جائے گرو۔ خادمان گویند این شیخ زمان۔ چشم پوشیدست از خلق جہان۔ شیخ
را لاہوت باشد منزلش۔ شد فنا ذات بقا شد حاصلش۔ این خوشامد گوئی چندین ابلہان۔ ریش مانند بر بلند
ریش زنان۔ از ستائش خویشتن را گم مکن۔ عیب خود بین عیب مردم گم مکن۔ گر فتار آوری زبند نفس
نفس کافر انکش بشکن قفس۔ چند باشی از مکان خود جدا۔ چند گردی زبد ای بیحیا۔ خود بدہ انصاف اے
اہل و عمل دل ہست از کرو مصحف در بغل۔ با تو ہمراز است شیطان ہمدم۔ کے شوی در راہ حق ثابت قدم
جبہ و نبار رشتہ زنار تست۔ سبحہ زنجیر دو قن دستار تست۔ دل نشد ہرگز خلاص از حرص و آز۔ گہہ نکردی
از حضور دل نماز۔ گہہ نکردی سجدہ از روئے نیاز۔ تا شود درہائے رحمت بر تو باز۔ میکنی طاعت تو از بہر ریا
گہ نکردی سجدہ از بہر خدا۔ تا بدانند خلق مرد دیانت۔ متقی و پرہیزگار و پارساست۔ صوفیم گوئی و گویند اری
سینہ صاف۔ بر کرامتہا خود شیخانہ لاف۔ میکنی از فکر عالم را مطیع۔ مینمائی مسکین منم فرد شفیع۔ شیخ میگوئی
تسبیحے بدست۔ صد بتے داری نہان ای بت پرست۔ اے جہل آراستہ زشت و پلید۔ خویش را گوئی منم چون بایزید

از تکبر میکنی ہر سخن بخط خویش اگوئی کہ ہستم باخبر ٭ بت پرستی میکنی ہم تا بگی ۔ شد دلت سنگ بتان آذری ٭
بت شکن برہم بزن بتخانہ را چون خلیل اللہ بنا کن خانہ را ٭ گر پرستش میکنی ہر مرد زن ۔ از معرفت محروم گشتی
پیر زن ٭ مسلمانو غور کرو جس شخص کا یہ عقیدہ اور یقین ہو کہ مخلوق کو سجدہ کرنا خالق کے سجدہ کرنے سے
بہتر ہے فی الحقیقت سجدہ کرنا مخلوق کو منع ہے مگر وہ شخص یہ کہتا ہے ۔ سجدہ انسان کامل کو جو کیا جاوے
اس سے بڑھکر روح کیلئے کوئی عبادت نہیں ۔ اور سنو ۔ سجدہ کرنا کامل پیر کو طریقت میں تعظیمی ہے اور حقیقت
میں فرض ہے معرفت میں نہ ساجد ہے نہ مسجود یہ حیرت کا مقام ہے ۔ اور سنو بسبب نوافل بندہ عبودیت
سے ربوبیت کا درجہ پاتا ہے عابد سے معبود ہو جاتا ہے اور ساجد مسجود ہو کر رہیگا ۔ معاذ اللہ ۔ یہ کفریہ الفاظ
کو سنکر کون برداشت کر سکتا ہے دیکھو جسنے سجدہ کرنا مخلوق کو سجدہ خالق سے بہتر شمار کیا پھر روح کیلئے بہتر
عبادت انسان کامل کو سجدہ کرنا قرار دیا یاد رکھو جس روح کو اللہ کی عبادت پر لذت و ذوق نہیں وہ روح
انسان کی نہیں بلکہ حیوان کی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ انسان کی اصلی نفع پیش کر کے فرماتا ہے قولہ تعالیٰ
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۔ یعنی میں نے انسان اور جن کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت
کیلئے تاکہ میری ہی عبادت کریں اور مجھے سجدہ کریں نہ کہ اپنے آپکو سجدہ کیا کریں یہ کیا عجیب تماشہ ہے
کہ انسان خود ساجد پھر وہی مسجود وہی مرد وہی عورت ہے وہی لڑکا وہی باپ وہی لڑکی وہی ماں واہ پیر دادی
یار تیری خام خیالی جو ایسا کلمہ گوئی کافر نہیں کہہ سکتا ہے جو تم نے کہا ۔ اور سنو بیعت کامل اکمل
مرشد تا ہیں جو نہیں سجدہ کر دا ۔ او وہ فرزند لعین سمجھو کافر ہو کے مرا ۔ غور کرو جو مسلمانوں کو کافر لعین کہے وہ خود کافر
لعین ہے مثلاً ایک شخص پیر کو سجدہ نہیں کرتا باقی احکام شریعت کے سب پورا کرتا ہے وہ آدمی ڈیہروی
کے نزدیک کافر ہے جو بالا میں مذکور ہوا اور یہ کہنا ہے نہ ساجد ہے نہ مسجود حیرت کا مقام ہے ۔ اسکا یہی مطلب ہے
کہ انسان جسوقت پیر کامل معرفت حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاذ اللہ نیست و نابود ہوتا ہے چونکہ مسجود نہ رہا تو باقی نہیں
اگر باقی ہے تو ضرور مسجود بھی رہیگا ۔ دیکھو یارو خدا کو بھی ختم کر چکا ہے یہ گندہ ذہنی اور خدا کی توہین نہیں تو اور

کیا ہے کیا ہم خدا کو سچا نہیں یا ڈیڑھ وی یارہ گفتار کو بلکہ خالق فرماتا ہے اپنے کلام مجید میں قولہ تعالیٰ
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ
یعنی فرما دو اے میرے حبیب سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے وحی کیجاتی ہے طرف میرے یہ کہ معبود
تمہارا معبود اکیلا خدا ہے پس سیدھے چلو طرف اسکے اور بخشش مانگو اس سے اور بڑی خرابی اور ہلاکت ہے
واسطے شریک کرنیوالوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا فرماتا ہے کہ تم لوگوں کو فرما دو مت کسی آدمی یا
کوئی اور چیز شجر حجر کو سجدہ کرو یہ سجدہ میں خالق حقیقی کا حق ہے تم میرے بندے اور مخلوق ہو مخلوق کا یہ حق ہے
کہ اپنے خالق کو سجدہ کرے نہ کہ مخلوق کو۔ پھر فرماتے ہیں کہ پکا یہی رہنا کہ مت کوئی گمراہ کرے اسکے
پیچھے مت لگنا اللہ کیطرف جھکنا **قولہ تعالیٰ**۔ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ یعنی بجز خدا کے اور کسی کو مت پوجو یا
سجدہ کرو مگر اسی کو سجدہ کرو ایسا مت کرنا جیسا کہ اگلے لوگ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی پوجا کرتے رہتے تھے
جیسا کہ شمس پرست قمر پرست آتش پرست اور بت پرست اور حجر و شجر پرست اور انبیاؤں کی تصویروں
کو پوجنا جیسا کہ مشہور ہے جو بہت تصویریں بیت اللہ شریف کے اندر تھیں رسول خدا نے یہ سب
باطل پرستوں کو گردن سے مار کر باہر نکال کر فنا فی النار کی ہیں جو اس پر خود خدا کی کلام شاہد ہے اور منع
کرتا ہے مخلوق کو سجدہ کرنے سے **قولہ تعالیٰ** لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن
كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ یعنی مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے اور سجدہ کرو خالص واسطے
اللہ کے جسنے پیدا کیا ہے انکو اگر تم ہو اسی کو عبادت کرتے یہ نفی سجدہ مخلوق کی ایک جزی کی ہے اور نفی
جزی لازم ہوتا ہے نفی کلی کو یہ ثابت ہوا کہ سجدہ کرنیکے لائق وہی ہے جسکو پیدا کرنیکی قدرت ہے اور جو خود
پیدا ہونے میں دوسرے کا محتاج ہو اسکو سجدہ کرنا نہیں چاہیے اس آیتہ سے معلوم ہوا کہ اولیاؤں کی قبروں یا خود
اولیاؤں کو اور تعزیہ کو سجدہ کرنا حرام ہے بعض ناواقف کہتے ہیں کہ فرشتوں نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو
اور یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا تو اسیطرح ہم بھی بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں

یہ غلط ہے اس لئے کہ پہلے دینوں میں سجدہ تعظیمی کرنا اسلامی رسم درست تھا ہمارے دین میں منع کیا گیا ہے
جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سگی بہن سے نکاح جائز تھا اور اب حرام ہے متبنی و رضائی بھی
حرام ہیں یہی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جیسا کہ حضرت مولانا مولوی شیخ جامی علیہ الرحمۃ
صاحب شریعت معرفت و حقیقت فرماتے ہیں بیت نبود نقش خط ولی زد خط بتعجیل ۔ بکلک نسخ بر
توریت انجیل اور مولوی شیخ سعدیؒ صاحب شریعت و حقیقت فرماتے ہیں ۔ بیت یتیمے کہ ناکردہ قرآن
درست ۔ کتبخانہ چند ملت بشست ۔ اسی واسطے حضور مقبول نے بیدین و جاہل کی صحبت سے منع فرمایا ہے
چونکہ جاہلیت بڑی بری چیز ہے جاہل بیدین سے شرک جلدی صادر ہوتا ہے اور امام مالک رحمۃ فرماتے ہیں
مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ یعنی جس نے علم تصوف سیکھا اور علم ظاہری قرآن و حدیث و
تفسیر و فقہ نہ جانی تحقیق وہ زندیق ہے یعنی بیدین ہے اور جسکے پاس علم تصوف بھی نہ ہو محض دعویٰ ہو کہ میں 1 غلام سرور دار علیشاہ دیہردی
بڑا بزرگ کامل ہوں کیونکہ میرے پاس بہت لوگ موجود اور آتے جاتے ہیں اور تو خوب صورت اجنبی عورتیں
منظور نظر بھی یہاں میرے پاس میاں ٹیفکٹ کیلئے پاس ہو کر واپس ہوتی ہیں ۔ ایسا شخص بدرجہ اولیٰ زندیق ہے
سمجھو لوگو خوب سمجھو ڈھیر دی یار بد کردار و بد گفتا کو سمجھاؤ اپنی عزتوں کو برباد نہ کرو غور کرو ہوش کرو
یہ سب تقریر جو بندہ نے تحریر پیش خدمت کی ہے ابن کثیر و خازن مدارک وغیرہ میں ہے اگر سجدہ مخلوق
کیلئے جائز ہوتا تو خود اللہ تعالیٰ فرماتے کہ پیر کامل کو سجدہ کیا کرو جیسا کہ حکم ہوا کہ نماز و روزہ کیا
کرو ۔ ہاں تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو انہوں نے سجدہ کیا ہے تو پھر تم نے اپنے
لئے اس حکم سے اپنا سجدہ نکال لیتے ہو اپنے آپکو سجدہ کرتے ہو پھر جو حکم فرشتوں پر ہے تم وہی سب کچھ کیا
کرو فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں تم بھی نہ کوئی چیز کھاؤ نہ پیو فرشتے مرد عورت ہونے سے
پاک ہیں پھر تم کو نہ کوئی مرد نہ عورت طلاق کرے یعنی نہ تم کو کوئی مرد کہے نہ عورت نہ آدمی نہ جن نہ
ہندو نہ مسلمان چونکہ فرشتے ان سب چیزوں سے پاک اور یہ مسلمان نوری ہیں پھر نہ تمہارے لئے

دین ہے نہ قرآن نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ حج نہ زکوٰۃ خوب ہاتھ دھو کر بیدین ناری بنگیا شرم کرو ہوش کرو
یارو تم کو کیا خمار ہے ای ڈیہڑوی اس طریقے سے باز آؤ شریعت کو نہ چھوڑو کہ این راہ تو میروی بترکستان
یارو سوچو سمجھو کہ تمہارا پیر سچا ہے یا کہ خدا رسول سچے ہیں بس انصاف کرو اللہ تعالیٰ کا فرمان تم نے
سنا ہے اور رسول علیہ السلام کا فرمان بھی سنو۔ **قولہٗ** علیہ السلام مَنْ سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یَکْفُرُ لِاَنَّ وَا
ضِعَتَہُ الْجَبْہَۃَ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰہِ۔ یعنی جب کوئی سجدہ کرے سوا اللہ کے کافر ہو جاتا ہے
کیونکہ سوائے خدا کے ماتھا ٹیکنا جائز نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اور سنو۔ ایک دن ایک صحابی نے حضور اکرم کی
خدمت میں عرض کیا کہ ہم دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہیں اپنے پیشواؤں کو یعنی بزرگوں اور بادشاہوں کو سجدہ تعظیمی
کرتے ہیں ہم کو بھی اجازت فرماؤ ہم آپکو تعظیمی سجدہ کیا کریں چونکہ آپ جیسا اور کوئی نہیں سوائے
خدا تعالیٰ کے حضور نے فرمایا نہیں سجدہ مخلوق کیلئے اگر روا ہوتا تو میں عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں
کے آگے سجدہ کریں پھر حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی حضور بندہ کو اجازت بخشیں کہ بندہ تعظیمی سجدہ
آپکے آگے کرے آپ سخت غصے میں آ کر فرمایا نہیں سجدہ جائز کسی مخلوق کو کیونکہ ابوبکر بہت دانا
تھے آپنے فرمایا ابوبکر تم دانا ہو کر ایسی بات کرتے ہو اور ایسے غیر مفعل کرتے ہیں تیار ہو یہ طریقہ مشرکونکا
ہے اسلام اس سے منع کرتا ہے ایسے فعل سے باز آؤ جیسا کہ تحفہ رسولیہ والا فرماتا ہے ای نیک بختو اسکو
ذرا پڑھکے دیکھو **بیت**۔ گفت ابوبکر کہ جانم فدات۔ چونکہ توئی قبلہ کائنات بخش اجازت
کہ سجودت کنم۔ سجدہ شکرانہ در دولت کنم ٭ گفت نبی از رہ کج باز گرد۔ غیر خدا را نتوان سجدہ کرد
سجدہ روا نیست بجز پیش او۔ کت بعطا داد سر و جبہ رو ٭ سجدہ خلاق اطاعت بود۔ سجدہ مخلوق شناعت
بود ٭ **سوال**۔ اگر کوئی بے سمجھ یہ کہے کہ سجدہ عام لوگونکو حضور نے منع فرمایا ہے یا غیر خدا سے اور
پیر کامل میں خود خدا موجود ہے ہم اسکو سجدہ کرتے ہیں نہ کہ غیر کو **جواب** یہ بالکل غلط ہے چونکہ حضرت
ابوبکر صدیق آپکا خاص صحابی تھا دوسرا یہ کہ حضرت سرکار مدینہ سے بڑھکر کون شخص ہے جو اس میں خدا

موجود ہوا اور کیا مر در کائنات کے اندر موجود نہ تھا ہوش کرو یار و اپنے ایمان نہ خراب کرو اگر سجدہ شرعاً جائز ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام اسیطرح فرماتے تو میرا نیت نہ کرنا خدا کا نیت کر کے مجھ کو سجدہ کیا کرو اس طرح نہیں فرمایا۔ بلکہ انکار کیا کہ مخلوق کو کسی قسم کی نیت پر سجدہ کرنا درست نہیں ورنہ اپنے پیارے دوست صدیق اکبر کو آپ حضور ناراض نہ ہوتے اسیطرح فرماتے ہیں کہ اے ابوبکر تم کو شریعت اجازت نہیں دیتی ہے تم کو چاہیئے طریقت و حقیقت حاصل کرو پھر مجھے سجدہ کیا کرو۔ اسیطرح آپنے نہیں فرمایا اور نہ کوئی تفصیل و تفسیر کیا بلکہ مطلقاً ناجائز فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ مخلوق کو کرنا شرعاً بالکل منع ہے۔ ورنہ حضور کوئی نہ کوئی طریقہ اپنے دوست کو ارشاد فرماتے۔ اور مؤید الدرایہ شرح ہدایہ میں ہے جو شخص بادشاہ کے آگے سجدہ عبادت کرے وہ باتفاق ائمہ کافر ہو جاتا ہے اگر تعظیمی ہے پھر گناہ کبیرہ ہے مثل زناہ کے جسطرح بندہ زناہ کرنیوالا کافر نہیں ہوتا مگر مرتکب کبیر گناہ کا ہوتا ہے اسکو شرعاً حد سزا کی دیجاتی ہے یعنی حد مارا جاتا ہے سو کوڑا اگر کنوارا ہے تو ورنہ بالکل جان سے مار دیا جاتا ہے یہ حال کبیرہ گناہ کرنیوالے کا ہے آئندہ آپ مختار ہیں گناہ سے بچیں یا نہ۔ بادشاہ عام ہے ظاہری ملک کا ہو خواہ باطن کا یعنی صاحب طریقت و حقیقت ہو جب جو بالا میں مذکور ہوا یہ نبی علیہ السلام کا قول ہے سنت قولی و فعلی دونوں سے سجدہ کرنا مخلوقات کا انسان کیلئے منع ہے نہ حضور کے فعل سے ثابت ہے نہ قول سے بلکہ منع قولی آیا ہے اثبات نہیں پھر کوئی اس طرح جھوٹ افترا کرے نبی علیہ السلام پر تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بداخلاقی سے بچو جیسا کہ ڈیہرڑی یار پیر زمان بدکرداران فرماتے ہیں بیت۔ اذ قل شان میری مرج ساری میں مسجود ملائک + قاب قوسین درجے میر میرے پیر ملائک۔ یہ سب کفر ہے ظاہر ہو کہ آدم علیہ السلام کا دعوی اس نے کیا اور رسول علیہ السلام کا بھی دعوے کیا مسلمانوں یہ ظاہر ظاہر فرماتا ہے یہ دونوں آیتیں میری ثنا میں آئی ہیں پھر وہ کہتا ہے کا مل

پیر کے تصور میں سے معنے اللہ پانیکا نکلیگا۔ دیکھو اس کلام کا یہ معنے ہے جیسا کہ زید کا معنی سمی ہے غیر نہیں اسطرح جو خدا صورتوں اور تصویروں کے اندر ہے یا ان کے ساتھ ہے وہ معنی صراحتاً حادث ہے اور فناہ ہونیوالا ہے ہمارا خدا اور سب کائینات کا ہمثیل و بے نہال ہے لیس کمثلہ کا مصدق پاک ہے ہر صورت و شبہ سے مبرا ہے جیسا کہ خود عاشق حقیقی مولنا مولوی شیخ جامی رح فرماتے ہیں

بیت۔ مبرا ذاتش از چونی و چندی۔ منزہ تر ز پستی و بلندی ۔ خیر در ذات او آشفتہ ہائے مطلب در راہ او بید ست و پائے۔ یہ قول عاشق حقیقی کا ہے۔ اب سنو اسعجل کے عاشق کیا فرماتے ہیں۔

۱ در تحفہ عرفانی

کامل انسان و ذات رحمان ایک چیز ہے اور آگے فرماتے ہیں یہ میرا چشم دید واقع ہے کہ خدا و انبیا و اولیا ایک چیز ہے اور آگے فرماتا ہے جو کچھ میرے پاس ہے وہ اللہ ہے جو شخص یہ عقیدہ رکھے وہ اسلام سے خارج ہے چونکہ عیسائی بھی کہتے ہیں کہ خدا مرکب ہے تین چیزوں سے حضرت مریم و عیسیٰ علیہ السلام اور تیسرا خدا یہ تین آپس میں ملکر خدا بن گئے ہیں اور ڈھیٹر دی یار بھی کہتا ہے۔ کہ کامل انسان اور خدا کو ملا کر خدا سمجھتا ہے اور کسی وقت خدا و انبیا و اولیا ان تین چیزوں کو ملا کر خدا بنا کے اس کی تصدیق کرتا ہے پھر اس کو چاہیے کہ وہ صاف کہہ کہ میں عیسائی ہوں یہ کیا فریب ہے کہ میں پیر ہوں فقیر ہوں واہ رے ڈھیٹر دی فریبی تیری غداری یزید کاری پھر اور سنو کہتا ہے کہ اے آدم وقت گذشتہ میں تجھے سجدہ کرنیوالے جنتی اور انکاری دوزخی آج یہ کیا باعث ہے کہ تجھے سجدہ کرنیوالے دوزخی اور انکاری بہشتی یہ برعکس معاملہ تیری جاہلیت نے کر دیا۔ سنو عزیزو اور بزرگو کہ رسول اللہ فرماتے ہیں سجدہ مخلوق کو مت کرنا یعنی جو مجسم چیز ہو یا خیالی چیز یا وہمی نقش یا تصویری تصور ہو اس کو مت سجدہ کرنا اللہ تعالےٰ نے بھی منع فرمایا۔ ڈھیٹر دی یار فرماتا ہے جو بالا میں مذکور ہوا جو پیر کو سجدہ نہ کرے یا سجدہ کرنے سے منع کرے وہ جاہل بیدین کا فرزند لعین یعنی شیطان ہے اے دوستو تم یہ تبلاؤ کہ اللہ اور اسکے رسول سب مخلوق کو پیر کامل کے آگے

سجدہ کرنے سے منع فرماتے ہیں مطلقاً جیسا کہ گذر چکا ہے اس رسالے میں یہ کیسا (لیا) احمق ہے
جو شخص خدا رسول کو بد الفاظی کیساتھ جاہل وغیرہ کہے اس کا ایمان کامل بھی ہو یہ شخص گندہ دہنی
ہے خدا اللہ رسول کی توہین ہے اور دونوں کی بیفرمانی ہے قولہ تعٰ ۔ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ؕ یعنی جو شخص بیفرمانی کرے اللہ اور رسول اسکی تحقیق
اسکے لئے آگ دوزخ تیار ہے اسمیں ہمیشہ رہیگا جو رسول اللہ کی سنت پر نہ چلے اس کیلئے
آگ ہے جیسا کہ حضرت قطب علیشاہ صاحب صاحب شریعت طریقت وحقیقت بیت ۔ نبی کی سنت
کو جانے حقیر ۔ وہ ہے دور ایمان سے بد خو شریر ✤ کرے ترک یا سنت مصطفا ۔ ہوا دین احمد سے
بیشک جدا ✤ عمل اس منافق کے بے سود ہیں ۔ فضایل سبھی اسکے نابود ہیں ✤ رہیگا قیامت
کو بیشک خوار ۔ شفاعت سے محروم وہ نابکار ✤ وہ جس نے کی دل سے سنت قبول
خدا اسپر خوشنود راضی رسول ۔ باقی یہ ہے کہ اللہ اور اسکے رسول نے اجنبی عورتوں کیساتھ خلوت
تنہا کرنا یعنی بیٹھنا تنہا بالکل منع فرمایا ہے اور عورتوں کی بیعت محض زبانی ہے مصافحہ وغیرہ منع
ہے اور خلاف سنت ہے قولہ علیہ السلام ۔ قَالَ اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ کَقَوْلِیْ
لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رواہ امام محمد یعنی ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپکے ہاتھ مبارک
پر بیعت کرتی ہوں مجھے بہت شوق اور محبت ہے کہ آپکے جسم مبارک یعنی ہاتھ مبارک پر بیعت
کروں آنحضور نے بالکل روک دیا اور یہ الفاظ مبارک فرمائے جو بالا میں مذکور ہیں ترجمہ
فرمایا حضور نے تحقیق میں ہرگز نہیں مصافحہ کرتا ہوں اجنبی عورتوں کیساتھ سوا اسکے نہیں جو
سو عورتوں کیساتھ میرا فرمان ہے ایک عورت کیساتھ وہی فرمان ہے کسی قسم کی تخصیص نہیں
یار و عزیز وکم سے کم ہر انسان یہ احتیاط کرے کہ تنہا اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت نہ کرے اور
بر سر مجلس عامہ میں بھی حاضر نہ کرے قولہ علیہ السلام ۔ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ یعنی بچاؤ اجنبی

عورتوں سے مصافحہ منع ہے

عورتوں سے اور تنہا ان کی مجلس نہ کرو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ جو خاوند کیطرف قریبی
ہیں یعنی خاوند کا باپ اور بھائی انکو بھی منع ہے آپ نے فرمایا وہ مانند موت ہیں قولہ علیہ السلام
اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ الشَّیْطَانِ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَةِ الشَّیْطَانِ عورت کا ماقبل صورت شیطان
کی ہے اور مابعد بھی جسوقت عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے اسکو شیطان دیکھتا ہے اور
گمراہ کرتا ہے معلوم ہوا جو عورتوں کا تصور کرتے ہیں یا ان پر نظر عمداً کرتے ہیں وہ شیطان
کی مانند ہیں چونکہ نبی علیہ السلام نے منع فرمایا کہ اجنبی عورتوں کیساتھ خلوت کرنا اور نظر ان پر ڈالنا
انکو ہاتھ لگانا جو شخص اسطرح کرے وہ نبی علیہ السلام کا بغیر فرمان ہے رسول خدا نے حضرت علیؓ کو ثانی نظر سے
منع فرمایا ہے ان سے بڑھکر کون بزرگ ہے آپکو محفوظ رکھتا ہے یہ محض زندیقی ہے رسول خدا نے حضرت
میمونہؓ کو فرمایا کہ حضرت ام مکتوم سے پردہ کرو بی بی صاحبہ نے عرض کیا یا حضرت وہ نابینا ہے آپ نے فرمایا وہ نابینا
ہے آیا تم بھی نابینے ہو جیا کرو ٹیڑھی یا روا اجنبی مرد نابینا صحابی ہو کر اس کیلئے اور بی بی صاحبہ پاکدامن
ہو کر اسکیلئے یہ حکم صادر ہوا اور ہم لوگ اپنی عورتوں کو عام مجلس میں حاضر کر کے تصور کیا ہیں یہ مخالفت خدا اور
رسول کی نہیں تو اور کیا ہے قولہ علیہ السلام لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ
یعنی کوئی مرد تنہا اجنبی عورت کیساتھ مجلس وخفت خیز نہیں کرتا ہے مگر تیسرا ان کیساتھ شیطان آتا ہے اور
انکو گمراہ کرتا ہے ان کے دل میں خیال ڈالتا ہے زنا کا قولہ علیہ السلام لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ یعنی کوئی شخص اجنبی عورتوں کیساتھ نہ بیٹھے جو خاوند ان کے ساتھ
نہ ہوں کیونکہ شیطان اسوقت تمہارے رگ رگ میں جاری ہو جاتا ہے جیسا کہ خون تمہاری
کے اندر جاری و موجود ہے یہ فرمان ہے نبی علیہ السلام کا سنو اور دیکھو کہ کون اسپر عامل
ہر جو شخص تمہارے عورتوں کو تنہا لیکر بیٹھے تم پھر اس کو بڑا بزرگ جانتے ہو وہ شریعت
کا مخالف ہے نبی اس سے بیزار ہے جیسا کہ قطب علیشاہ صاحب فرماتے ہیں اپنی کتاب اسرار المعرفت

ہیں بیعت شریعت میں ہو پہلے حکم پر چلتا ہو طریقت کی سمجھ کو خبر پھر وہ حقیقت کا عامل ہوا عرفان
ہیں تب وہ کامل ہوا۔ اگر اس عمل کو کرے ترک وہ ہرگز نہ پہنچیگا مقصود کو۔ یاد و حضرت قطب
علیشاہ صاحب صفا سے بڑا کون کامل ہے جو شرع کا لحاظ نہ کرے وہ فقیر نہیں ایک کنجری بانہ ہے ہر مجلس
عام عورتوں کو غزلوں کا تعلیم بہ بلند آواز سے دینا اور کلمہ بہ آواز بلند ان کے منہ سے سننا اسطرح ۱ سرود عشقیہ ڈیرو دی
اسلام اجازت نہیں دیتا عقل کرو جس لسان سے قرآن شریف بہ آواز بلند و بانگ و نماز و تکبیرات عیدین
منع ہیں تو پھر غزلیں سننا کہاں جائز ہیں یہ اور رمز ہے چوری ڈالے مجنوں یار کا حال ہے اب
بندہ اپنے رسالہ کو ختم کرتا ہے چونکہ وقت میں گنجائش نہیں دوستو عزیزو غور کرو اب تمہارا وقت
ہے اپنے آپکو شر شیطان سے بچانیکی کوشش کرو چونکہ موت سر پر ہے میں تم کو اللہ کیلئے نصیحت
کرتا ہوں ورنہ میرا کوئی نقصان نہیں نقصان تمہارا ہے خدا اور رسول کے بفرمان نہ ہو اپنے آل عیال
کو آگ دوزخ سے بچاؤ کوئی مرشد کامل پرہیزگار موافق شرع شریف چلکر پکڑو اور جو مخالف شرع
ہو اس کو تین طلاق دیدو۔ وہ خود بخود بے غیرت ہے پھر تمہاری عزتوں کی کس طرح حفاظت
کریگا تم خود بخود آپکو بچاؤ **سوال** اب چونکہ ہر طالب حق بیعت مرشد اور پیر سے ناچاری
اور ناگزیر ہے تو مرید سلوک کے پاس وہ کونسا معیار شرعی ہے یا علامت واقعی ہے جس سے وہ مرشد
کامل کی تلاش میں کامیاب ہو کر فیضیاب ہو **جواب** چنانچہ مرشد کامل ارشاد کے چند اوصاف
ہے جو کہ علامہ غزالی صوفی باصفا نے اپنے بعض تصنیفات میں ذکر فرما گئے ہیں ملحوظ مطالعہ ہوں
عالم مگر ہر عالم ارشاد کے صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ وہ عالم طاعت ارشاد کا صالح ہو
کے۔ قلب صفا حب مال اور جاہ سے صفا ہو۔ ریاضت کش ہو۔
مثلاً تھوڑا کھانا اور تھوڑا کلام کرنا اور تھوڑا سونا۔ اور فرضیات کا تارک نہ ہو نفلی صوم صلوٰۃ ا
صدقات کا پابند ہو۔ اور انوار محمدی سے اقتباس نوری رکھتا ہو۔ اور سیرت حسنہ اور اخلا

مقولہ پیر سید مبارک شاہ صاحب ولد پیر سید عالم شاہ صاحب مرحوم جنیانی

کل شیءٍ یرجع الیٰ اصلہٖ آکھیا نبی سوہارے
ہنت کوئی اصلوں خیال کرے اندر قوماں ذاتاں
سید قریشی چشتی بودل گھگے پیر کوکارے
تھرل بھٹیاں ڈراہٹہ بگیلے جیون پٹھان یا وٹو
سوچیا بھی تاں بجادیں ہن ذات بافندہ
علم کنوں جے واقف نہیں پیر کوکارے گھگے
بعض وچھیے پیر سڈاون شرکوں لافاں مارن

ہر شے جاندی اصل تے آیہ گی کرن وچارے
قوم کمینہ ہوندی نہیں اے موقوف صفاتاں
عمل چنگے تاں جنت ولیسن نہیں تاں رسن کھلے وچارے
عمل چنگے تاں جنت ویسن نہیں تاں چھاویں بہتن ٹٹو
عمل چنگے تاں جنت ویسن سارے ناز کندہ
رستہ وحدانیت والا کی تبلادن ڈھگے
جاتو سانوں بیٹے وتے پٹے تھاپے لادن

ہیلو ہیلو ماہیا گاہیا نام رکھو سور چیگھا
اجامرادان کل پوجائیاں لایا تانوں ڈگھا

سید مبارک شاہ بقلم خود